دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

شمال مشرقی خطے سے سحر آفریں غزل، رقص کے پروگرام کے ساتھ جذبات انگیز کوی سمیلن سے لے کر بین الاقوامی فوڈ فیسٹول اور ’وحدت کے لیے دوڑ‘ تک جامعہ ملیہ اسلامیہ نے دہلی کی عمدہ ترین تہذیبی و تعلیمی میلہ دو ہزار پچیس کا انعقاد کیا

New Delhi, October 31, 2025

غزل گلوکاروں اور ہندی شعرا کے بہترین اور روح پرور مظاہروں نے جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ڈاکٹر انصاری آڈیٹوریم کے سبزہ زار میں آٹھ ہزار سے زیادہ طلبہ، فیکلیٹ اراکین اور مہمانان کو مسحور کر دیا جس سے کیمپ میں جشن کا ماحول تیار ہو گیا۔ واضح ہو کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کا ایک سو پانچواں یوم تاسیس جشن تقریبات کا آج تیسرا دن ہے۔

دن کی شروعات جذبہ حب الوطنی کے جوش سے ہوئی کیوں کہ یونیورسٹی نے اسپورٹ کمپلیکس میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کی ایک سو پچاسویں سالگرہ مناتے ہوئے راشٹریہ ایکتا دیوس منعقد کیا تھا اور انہیں قومی اتحاد کے ضمن میں ان کی بیش خدمات کے لیے خراج پیش کیا گیا۔ پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل جامعہ ملیہ اسلامیہ کی سربراہی والی ’رن فار یونیٹی‘ میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی جس کے بعد پروفیسر زبیر نے پانچ سو سے زیادہ طلبہ، فیکلٹی اراکین اور قومی و بین الاقوامی مندوبین کو ’اتحاد کا حلف‘ دلایا اور اتحاد و اتفاق، امن اور قومی تعمیر کے جامعہ کے عہد کو دہرایا۔

تعلیمی میلے کا قابل یادگار پروگرام محفل قرأت و نعت خوانی اور پروفیسر محمد مجیب یادگاری خطبہ تھا جس نے جشن تقریبات میں سنجیدگی و متانت کا رنگ بھر دیا۔ مولانا شبیر حسین بھوپال والا کے ساتھ مولانا مفضل شاکر دونوں ہی امیر جامعہ فضیلۃ الشیخ سیدنا مفضل سیف الدین اور پروفیسر محمد اسلم پرویز، ممتاز ماہر تعلیم اور سابق وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی مہمانان اعزازی تھے۔ مولانا مفضل اور مولانا مفضل شاکر نے اپنی تقاریر میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کی تاریخی وراثت اور تعلیم اور سماجی اصلاح کے باب میں اس کی پائے دار خدمات پر اظہار خیال کیا۔ مولانا بھوپال والا نے امیر جامعہ کا پیغام پہنچایا جس میں یہ اجاگر کیا گیا تھا کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی بنیاد قربانی، یقین اور خلوص کے ساتھ ایسی قدروں پر استوار ہے جو آج بھی جامعہ کی ترقی و بہبود میں مشعل راہ کا کام کرتی ہیں اور انسانیت کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔

’قرآن اور کائنات‘ کے عنوان سے اپنی پر ضیا گفتگو میں پروفیسر اسلم پرویز نے بتایا کہ ’قرآن صرف قرأت اور پڑھنے کی چیز نہیں بلکہ غور و خوض اور عمل کرنے کی چیز بھی ہے۔ سچی کامیابی اس کی تفہیم میں ہے اور ہماری اجتماعی زندگی میں اس کے پیغام کے نفاذ سے ہی بہتری آسکتی ہے۔‘‘

مہمان قاری جناب بدرالدین اور حذیفہ بدری کے ساتھ ایم۔اے عربی پروگرام کے طلبہ نے سایر صابر وانی اور محمد

عادل نے نعت شریف پیش کی جس سے سامعین میں خلوص وعقیدت اور احترام کا جذبہ شدت سے ابھرا۔

ہر روز شام ساڑھے پانچ بجے تہذیبی وثقافتی پروگرام ہوتے ہیں اور یوم تاسیس تقریبات کے بڑی رونق ہے۔انتیس اکتوبر کو پدم شری استاد احمد حسین اور استاد محمد حسین کی 'شام غزل' نے اپنی مترنم آوازوں سے سامعین پر جادو سا کر دیا۔اس کے بعد دوسری شام یعنی تیس اکتوبر کی شام 'اکھل بھارتیہ کوی سمیلن' میں لکشمی شنکر باجپئی، لیش مالویہ، ارمن اکشر، راہل شرما، دیکشت دنکوری، رنجیت چوہان، پریتی ترپاٹھی اور ابھیشک تیواری سمیت مشہور وممتاز شعرا ایک ساتھ ایک پلیٹ فارم پر جمع تھے۔ان کی کویتائیں انتہائی جذبات انگیز ہونے کے ساتھ ساتھ طنز ومزاح کا رنگ بھی لیے ہوئے تھیں اور ان میں سماجی طنز بھی تھا۔کوی سمیلن کی نظامت کے فرائض شعبہ ہندی، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر رحمان مصور نے انجام دیے۔

. کل یونیورسٹی اپنی تھیٹر اس وقت زندگی سے بھر اٹھا جب شمال مشرقی خطے کے طلبہ نے رقص پیش کیا۔اس سے شعبہ تعلیمی مطالعات جامعہ ملیہ اسلامیہ نے منعقد کیا تھا۔طلبہ سفید، سرخ، نیلے، کالے اور سنہرے رنگ کے روایتی لباس میں ملبوس تھے انہوں نے آسام کے چائے کے قبائل، تہذیب، ٹکسٹائل پر توجہ کرتے ہوئے خطے کی ثروت مند وراثت کا جشن منایا۔ پروگرام کا آغاز بھوپیندر ہزاریکا کے شاہ کار 'گنگا بہتی ہو کیوں' سے کیا جس کے بعد خطے کے ایک بہت مقبول گلوکار جن کا حال ہی میں انتقال ہوا زوبین گرگ کے سدا بہار نغمے گائے گے جن سے وطن کی یاد کے ساتھ فخر کا احساس بھی ہوا۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ اپنے بہترین پکوان کی تہذیب اور اس روایت کو تعلیمی میلہ میں برقرار رکھنے کے لیے مشہور ہے۔انٹرنیشنل فوڈ فیسٹول نے جشن میں رنگ بھر دیا اور کیمپس کو رنگ، خوشبو اور جوش سے شرابور کر دیا۔دکانیں ایک قطار میں سجی ہوئی ہیں جہاں روایتی ہندوستانی فاسٹ فوڈ اور مٹھائیوں سے لے کر بین الاقوامی پکوانوں اور آئی کریم تک پھیلی ہوئی ہیں۔میکسیکو، فرانس، اٹلی، وینیزوئیلا اور سلویونیا کے سفارتوں نے اپنے تہذیبی پکوان کو مقامی ریستوراں جیسے زہرا، شائق کے ساتھ مل کر پیش کیا۔طلبہ اور گھومنے والے ایک دوکان سے دوسری دکان پر جا کر پکوانوں کا لطف اٹھایا اور لطف ومسرت کا لمحے کو یادگار بنایا۔

پروگرام کی کامیابی پر پروفیسر آصف اور پروفیسر رضوی نے کہا کہ "تعلیمی میلہ نے سمینار، خطبات، پینل مباحثہ اور ورکشاپ کے توسط سے اور خاص طور پر کتاب میلہ، پکوان کی نمائش، موسیقی اور رقص کے توسط سے خوب صورتی کے ساتھ اور زوردار طریقے سے جامعہ کی دانشورانہ سرگرمی اور تہذیبی تنوع کو آشکار کیا ہے۔

پروفیسر صائمہ سعید

افسر اعلی، تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ